ہنگامی طور پر اسپتال منتقل کیے جانے والے مریض کی موت، ڈاکٹر محمد عارف کے خلاف مقدمہ درج

محمد عارف \ نمائندہ خصوصی

□ مقدمہ درج \ گرفتاری عمل میں آئی

ایف آئی آر کی تفصیلات

مقدمہ درج کرانے والے: ڈاکٹر فرحان نسیم، عمر 41 سال، ایس ایچ او تھانہ صدر

مقدمہ نمبر: 312/2023

دفعات: 304-A، 337، 34 تعزیرات پاکستان

تھانہ: تھانہ صدر

وقوعہ: 7 مئی 2023ء، رات 11 بج کر 40 منٹ

مقام: ایمرجنسی وارڈ، سول اسپتال

مدعی: ڈاکٹر فرحان نسیم

ملزم: ڈاکٹر محمد عارف

مقتول: عبدالرحمٰن، ولد محمد یونس، عمر 58 سال

ڈاکٹر فرحان نسیم نے مقدمہ درج کراتے ہوئے بتایا کہ وہ 7 مئی کی رات ایمرجنسی وارڈ میں ڈیوٹی پر موجود تھے۔ رات 11 بج کر 40 منٹ پر عبدالرحمٰن کو ہنگامی حالت میں اسپتال لایا گیا۔ مدعی کے مطابق مقتول کو سینے میں شدید درد اور سانس لینے میں دشواری کی شکایت تھی۔ ابتدائی معائنے کے بعد ڈاکٹر عارف نے مریض کو فوری طور پر آئی سی یو منتقل کرنے کا حکم دیا۔

مدعی کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر عارف نے مریض کو منتقل کرنے سے قبل نہ تو ای سی جی کروائی اور نہ ہی کارڈیالوجی ماہر سے مشورہ کیا۔ مقتول کو وارڈ نمبر 4 میں منتقل کیا گیا، جہاں وہ 15 منٹ بعد دم توڑ گئے۔ مدعی کے بقول ڈاکٹر عارف نے مریض کے لواحقین کو بتایا کہ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے، جبکہ اسی وقت مریض کی حالت تیزی سے بگڑ رہی تھی۔

ڈاکٹر فرحان نسیم کی مدعیت میں درج مقدمے میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر عارف کی غفلت اور لاپروائی کے باعث مریض کی جان گئی۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد ڈاکٹر عارف کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایس ایچ او تھانہ صدر انسپکٹر شاہد منیر نے بتایا کہ ملزم سے تفتیش جاری ہے اور میڈیکل بورڈ کی رپورٹ آنے کے بعد مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر عارف کے وکیل ایڈووکیٹ سلیم الدین خٹک نے مقدمے کو بدنیتی پر مبنی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے مؤکل نے مریض کو اپنی استطاعت کے مطابق بہترین طبی سہولت فراہم کی۔ ان کا کہنا تھا کہ مقتول کی حالت پہلے ہی بہت نازک تھی اور ڈاکٹر عارف کو قصوروار ٹھہرانا ناانصافی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم عدالت میں ثابت کریں گے کہ ڈاکٹر عارف نے کوئی غفلت نہیں برتی۔

ڈاکٹر عارف کے وکیل نے مقدمہ درج ہونے کے فوراً بعد ضمانت کی درخواست دائر کر دی، جس پر 9 مئی کو سماعت ہوگی۔ ڈاکٹر عارف کی گرفتاری کے خلاف ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ضلع صدر نے 8 مئی کو ایمرجنسی وارڈ کا بائیکاٹ کیا، جس کے باعث 5000 سے زائد مریض متاثر ہوئے۔ ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر نوید اختر چوہدری نے مطالبہ کیا کہ مقدمہ واپس لیا جائے اور ڈاکٹر عارف کو فوری رہا کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹرز پہلے ہی کام کے زیادہ بوجھ اور کم تنخواہوں کا سامنا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عارف کے خلاف مقدمہ درج ہونے کے بعد ضلع کے مختلف سرکاری اسپتالوں میں ایمرجنسی خدمات متاثر ہوئیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اسپتال صدر میں 24 گھنٹوں کے دوران ایمرجنسی میں آنے والے 312 مریضوں میں سے 47 کو دوسرے اسپتالوں میں ریفر کیا گیا۔ ان میں سے 9 مریض راستے میں ہی دم توڑ گئے۔ ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے مطابق ہڑتال کے پہلے روز ہی ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کی تعداد معمول سے 44 فیصد کم رہی۔ ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر نوید اختر چوہدری نے کہا کہ ڈاکٹرز کی حفاظت کے لیے ہسپتال انتظامیہ کو ٹھوس اقدامات کرنا ہوں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر ایمرجنسی میں ڈاکٹر کو ملزم بنا دینا درست نہیں، اس سے ڈاکٹرز کام کرنا چھوڑ دیں گے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اسپتال صدر کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر شاہد منیر نے بتایا کہ ہسپتال انتظامیہ نے ڈاکٹر عارف کے خلاف مقدمے کے اندراج کے لیے پولیس کو تحریری درخواست دی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال کے پاس مقتول کے طبی ریکارڈ کے مطابق ان کا بلڈ پریشر 210/120 تھا اور وہ ذیابیطس کے مریض تھے۔ ڈاکٹر شاہد منیر کے مطابق ڈاکٹر عارف نے مریض کو ای سی جی کروانے کا مشورہ دیا تھا، تاہم مریض کے لواحقین نے انکار کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر عارف نے مریض کو منتقل کرنے سے قبل ابتدائی طبی امداد فراہم کی تھی۔

ہنگامی طور پر اسپتال منتقل کیے جانے والے مریض کی موت، ڈاکٹر محمد عارف کے خلاف مقدمہ درج

محمد عارف \ نمائندہ خصوصی

□ مقدمہ درج \ گرفتاری عمل میں آئی

ایف آئی آر کی تفصیلات

مقدمہ درج کرانے والے: ڈاکٹر فرحان نسیم، عمر 41 سال، ایس ایچ او تھانہ صدر

مقدمہ نمبر: 312/2023

دفعات: 304-A، 337، 34 تعزیرات پاکستان

تھانہ: تھانہ صدر

وقوعہ: 7 مئی 2023ء، رات 11 بج کر 40 منٹ

مقام: ایمرجنسی وارڈ، سول اسپتال

مدعی: ڈاکٹر فرحان نسیم

ملزم: ڈاکٹر محمد عارف

مقتول: عبدالرحمٰن، ولد محمد یونس، عمر 58 سال

ڈاکٹر فرحان نسیم نے مقدمہ درج کراتے ہوئے بتایا کہ وہ 7 مئی کی رات ایمرجنسی وارڈ میں ڈیوٹی پر موجود تھے۔ رات 11 بج کر 40 منٹ پر عبدالرحمٰن کو ہنگامی حالت میں اسپتال لایا گیا۔ مدعی کے مطابق مقتول کو سینے میں شدید درد اور سانس لینے میں دشواری کی شکایت تھی۔ ابتدائی معائنے کے بعد ڈاکٹر عارف نے مریض کو فوری طور پر آئی سی یو منتقل کرنے کا حکم دیا۔

مدعی کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر عارف نے مریض کو منتقل کرنے سے قبل نہ تو ای سی جی کروائی اور نہ ہی کارڈیالوجی ماہر سے مشورہ کیا۔ مقتول کو وارڈ نمبر 4 میں منتقل کیا گیا، جہاں وہ 15 منٹ بعد دم توڑ گئے۔ مدعی کے بقول ڈاکٹر عارف نے مریض کے لواحقین کو بتایا کہ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے، جبکہ اسی وقت مریض کی حالت تیزی سے بگڑ رہی تھی۔

ڈاکٹر فرحان نسیم کی مدعیت میں درج مقدمے میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر عارف کی غفلت اور لاپروائی کے باعث مریض کی جان گئی۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد ڈاکٹر عارف کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایس ایچ او تھانہ صدر انسپکٹر شاہد منیر نے بتایا کہ ملزم سے تفتیش جاری ہے اور میڈیکل بورڈ کی رپورٹ آنے کے بعد مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر عارف کے وکیل ایڈووکیٹ سلیم الدین خٹک نے مقدمے کو بدنیتی پر مبنی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے مؤکل نے مریض کو اپنی استطاعت کے مطابق بہترین طبی سہولت فراہم کی۔ ان کا کہنا تھا کہ مقتول کی حالت پہلے ہی بہت نازک تھی اور ڈاکٹر عارف کو قصوروار ٹھہرانا ناانصافی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم عدالت میں ثابت کریں گے کہ ڈاکٹر عارف نے کوئی غفلت نہیں برتی۔

ڈاکٹر عارف کے وکیل نے مقدمہ درج ہونے کے فوراً بعد ضمانت کی درخواست دائر کر دی، جس پر 9 مئی کو سماعت ہوگی۔ ڈاکٹر عارف کی گرفتاری کے خلاف ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ضلع صدر نے 8 مئی کو ایمرجنسی وارڈ کا بائیکاٹ کیا، جس کے باعث 5000 سے زائد مریض متاثر ہوئے۔ ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر نوید اختر چوہدری نے مطالبہ کیا کہ مقدمہ واپس لیا جائے اور ڈاکٹر عارف کو فوری رہا کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹرز پہلے ہی کام کے زیادہ بوجھ اور کم تنخواہوں کا سامنا کر رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اسپتال صدر کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر شاہد منیر نے بتایا کہ ہسپتال انتظامیہ نے ڈاکٹر عارف کے خلاف مقدمے کے اندراج کے لیے پولیس کو تحریری درخواست دی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال کے پاس مقتول کے طبی ریکارڈ کے مطابق ان کا بلڈ پریشر 210/120 تھا اور وہ ذیابیطس کے مریض تھے۔ ڈاکٹر شاہد منیر کے مطابق ڈاکٹر عارف نے مریض کو ای سی جی کروانے کا مشورہ دیا تھا، تاہم مریض کے لواحقین نے انکار کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر عارف نے مریض کو منتقل کرنے سے قبل ابتدائی طبی امداد فراہم کی تھی۔

ہفت روزہ ساحلِ مراد — جلد 19 — شمارہ 228 — 959 — 16 صفحات — 500 روپے — ۱۲ اکتوبر ۲۰۲۴ء